Regd (1506)

رجسٹرڈ نمبر (۱۵۰۶)

حامی الشفاء

حکیم اجمل خاں میموریل سوسائٹی دہلی کا ترجمان

زیر سرپرستی
شفاء الملک حکیم
ناصر الدین جمال ظہیری

شمارہ (۵ و ۶)

جلد (۲)

زر سالانہ
تین روپے
فی پرچہ ۴

ایڈیٹرز
حکیم ڈاکٹر انجسم جمالی
حکیم سید شاہ حسین ظہیر

ماہنامہ

مئی و جون سنہ ۱۹۷۱ء

دہلی

اظہار حقیقت

(از نتیجہ فکر رفیق الاطباء مولانا حکیم سلامت اللہ خاں صاحب ملقب بہ سلامت بیگی فاضل سربلند)

فکر مستقبل کریں مل کر اطبائے کرام
تا کہ دنیا میں رہے ان کا وجود و ان کا نام

ملک پر ہیں آج بھی گرچہ اطباء بے شمار
طب یونانی ہے پھر کیوں آج ہر سو بے وقار

طب یونانی کے ہیرو ہیں شفاء الملک بھی
جن کی رہتی ہے برائے طب ہمیشہ ہر سعی

نام نامی ناصر الدین ہے شفاء الملک کا
جن کے دم سے ہے مشن زندہ مسیح الملک کا

پرچم طب ہند میں موصوف لہرائے اٹھے
مردہ جذباتِ اطباء پھر سے گرمائے اٹھے

اتحادِ ہندو مسلم ہے مشن موصوف کا
کیوں نہ ہو ہے خادم مخلص مسیح الملک کا

کیوں نہ ہوں دل سے معاون سب شفاء الملک کے
خادم مخلص ہیں دل سے ہر طبیب و وید کے

ہے شفاء الملک کی بس یہ اطباء سے اپیل
طب کی منظوری ہو سرکاری کرو ایسی سبیل

ترجمان طب حقیقت میں ہے حامی الشفاء
ہے طبیبوں کا سلامت در حقیقت رہنما

وزیرِ صحت کے ارشادات

پچھلے دنوں مسٹر ڈی۔ پی۔ کرمارکر وزیر صحت حکومت ہند نے پارلیمنٹ میں کئی اہم تقریریں بھی کیں۔ اور اطبائے یونانی کا ایک وفد بھی وزیر موصوف سے ملا۔ اس ملاقات اور تقریروں کے درمیان موصوف کے نقطۂ نگاہ اور طب یونانی سے متعلقہ پالیسی کی ایک جھلک کسی حد تک سامنے آئی ہے۔ جس کے تحت تین باتیں تو قطعی ایسی ہیں جنہیں فیصلہ کن طریقہ پر انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ

(۱) وزیر صحت ہر حالت میں جان بوجھکر سرکاری و غیر سرکاری اجتماعات میں طب یونانی کا نام لینے سے گریز کرتے ہیں۔

(۲) یہ کہ وہ قدرتی طریقہ علاج کو پسند کرتے ہیں لیکن اور ایک بڑی حد تک ایلوپیتھی کے حق میں جانبدار ہیں۔

(۳) یہ کہ وہ وزارت صحت کے عمل و کار پر کوئی اعتراض سننے کے لئے تیار نہیں۔ اور چھوٹے بڑے ہر قسم کے دعووں کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اب غور کیجئے اس صورت میں طب یونانی کا مستقبل کس حد تک شاندار ہو سکتا ہے۔ کسی فن، کسی ادب اور کسی سائنس کی ترقی و استحکام کے لئے جہاں عوامی تعاون کی ضرورت شدید ہے وہاں سرکاری سرپرستی کا مسئلہ بھی غیر اہم نہیں بلکہ بعض مطلق العنان اور ضدی حکومتوں کے ہاتھوں ابتک نجانے کتنے آرٹ صفحۂ ہستی سے فنا ہو چکے ہیں جس کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور ہوتی ہے قوموں کی زندگی اور موت کا انحصار بھی بہت کچھ اسکے فیصلوں اور احکام پر ہوتا ہے۔

مسٹر کرمارکر جمہوریہ ہند کے وزیر صحت ہیں اور علم العلاج اور طریقہ ہائے علاج کے تعین کا بہت کچھ انحصار ان کی مناسب پالیسی پر ہے۔ پھر قطع نظر اس کے کہ ان کی ذاتی پسند کیا ہے۔ ہندوستان کے عوام ان سے صحیح رہنمائی اور مناسب تعاون کی امید رکھتے ہیں اور یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ انکی ذوقی پسند حکومت کی پبلک ہیلتھ اسکیم پر اثر انداز نہ ہو۔ اس نظریہ کا تجربہ سابق خاتون وزیر صحت کے دور میں بھی ہو چکا ہے جو بذات خود ایلوپیتھی طریقۂ علاج کی زبردست حامی تھیں۔ اور جنہوں نے بہر صورت مغربی طب کی ترویج و ترقی اور دیسی طریقہ ہائے علاج کی بیخ کنی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور اب ان شاندار روایات کے تحت یہی روش موجودہ وزیر صحت کی امتیازی شان بنتی نظر آتی ہے۔ وہ مغربی طریقۂ علاج کی دلدادہ تھیں اور موجودہ وزیر صحت قدرتی طریقۂ علاج کا دم بھرتے ہیں۔

جہاں تک قدرتی طریقۂ علاج کا تعلق ہے ہم اسکے بھی مخالف نہیں اور کوئی طب یونانی کا علمبردار اس کی مخالفت پسند نہیں کرے گا لیکن اسکے یہ معنی بھی نہیں کہ قدرتی علاجوں کی حیثیت طب یونانی یا دیگر دیسی طریقہ ہائے علاج کے مقابلے میں زیادہ تسلیم کر لی جائے ہم حصول صحت کے لئے ہر مناسب ذریعہ کو بروئے کار لانے کے حق میں ضرور ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر طب یونانی کی افادیت اور اہمیت کو نظر انداز کرنے کا قطعی مادہ نہیں۔

"طب یونانی کے ساتھ آج سوتیلی ماں کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے" یہ بات حقیقتاً ایک قول، یا ایک واقعہ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اور موجودہ وزیر صحت کی روش اس بات کا بین ثبوت ہے۔

حیرت ہے کہ ایک طرف قومی حلقوں کی جانب سے دیسی طریقہ ہائے علاج کی سرپرستی کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف وزارت صحت ان کی طرف آنکھ کھول کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی اور ہوتا یہ ہے یہ ہوتا ہے کہ انکے موجودہ راستے بھی مسدود کر کے انہیں ہر طرح بیکار و بے اثر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح مہذب دنیا میں ہماری حکومت برابری اور یکسانیت کا ایک معیار قائم کرنے کا خواب دیکھ رہی ہو۔ لیکن ہندوستانی عوام کی جیبیں خالی اور صحت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

عوام کو موجودہ وزارت صحت نے کس قدر متاثر کیا ہے اور اپنی بے سروسامانی اور جدوجہد سے کیا فائدہ پہونچایا ہے اس کا اندازہ تو خود وزارت صحت کے نمائندوں کی پارلیمنٹ میں پیش کردہ ان اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے جن کے خلاف ہمارے وزیر صحت کو ایک لفظ کہنا بھی گوارا نہیں ہے۔

سیلتھ منسٹری اس پر جتنا فخر کیجیے کہ اس نے نئی میڈیکل کالج اور اسپتال جاری کر دئے ہیں اور تاہم نئی لیبارٹری ہیوٹری ہسپتال اسکیم پر کام بھی زیر ہو لیکن سیلتھ منسٹری کے کارناموں کا صحیح آئینہ عوام کے چہرے ہی ہو سکتے ہیں اور ان چہروں پر مایوسی اور پریشانی کی ایک ہی تصویر نظر آتی ہے جو ناجائز جانبداری۔ بے جا ضد اور زبردست ہٹ دھرمی سے ہی تخلیق ہو گئی ہے علمی صفات مگر گراں قدر ادویات کے حصول کے جھگڑے ہندوستانی عوام کو انگریزی علاج ہی کی جانب ... کافی امعان تو ضرور معین ضرور کرے۔ اپنا علاج بنایا ہے۔ بمقدار زیادہ عوام کو مغربی طب کا معتقد بنایا جا رہا ہے انجکشن اور نو دریافت بیماریاں بھی ہمارے حکیموں کو اپنا مسکن بنا چکی ہیں جن کی جدید طریقہ کی دریافت اور تشخیص عام ہو چکی ہے۔ گراں قدر ادویات کی فروخت کا میدان وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

لیکن بہر حال وزیر صحت کے خیال میں وزارت صحت کا کام تسلی بخش ہو رہا ہے۔ اور اس طرح یقین کیا جا سکتا ہے کہ چاہے دیسی طریقہ علاج باقی رہے یا مٹ جائیں مگر وزارت صحت کا کام تسلی بخش ہوتا رہے گا۔

طبی خبریں

حامی الشفاء کو روانہ فرمائیے

یونانی طبی کانفرنس یوپی کا گشتی مراسلہ

صوبائی یونانی طبی کانفرنس کے ماتحت ہر ضلع ہر قصبہ اور مواضعات کی یونانی طبی کانفرنسوں کے جنرل سکریٹری اور صدر صاحبان اپنے حلقہ سے متعلق طبی خبریں اور جماعتی کارروائیوں سے متعلق رودادیں برائے اشاعت ماہنامہ حامی الشفاء میرٹھ کو روانہ فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ جماعتی نظام سے باخبر رہنے کیلئے ہمارے پاس یہ ایک مناسب ذریعہ ہے۔ اور ہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔

(حکیم ڈاکٹر محمد امین فاضل الطب)
ایم۔ ڈی (جرمنی) صدر یونانی طبی کانفرنس یو۔ پی۔ لکھنؤ)
(حکیم ڈاکٹر) حماد عثمانی پرنسپل یونانی میڈیکل کالج الہ آباد
(ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔ پی وجنرل سکریٹری یونانی طبی کانفرنس یو۔ پی الہ آباد)

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ عوام کا معیار صحت بلند ہو اور دیسی طریقہ علاج اپنا حقیقی مقام حاصل کرے اور اطبائے کرام کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرکے آپ کے دل کی آواز کو حکومت کے کانوں تک پہنچایا جائے۔ میڈیکل ریسرچ اور صحت عامہ سے متعلق قوانین سے آگاہی ہو۔ سرکاری گزٹ کے علاوہ تازہ طبی خبریں، طبی مضامین ارباب وکمال حکما و اطباء کے خاندانی سینہ بسینہ پہنچنے والے بیش بہا مجربات بہ آسانی پہونچ سے جائیں تو آپ ماہنامہ "حامی الشفاء میرٹھ" کی سرپرستی قبول فرماکر اس کی زیادہ سے زیادہ ترویج واشاعت میں عملی جدوجہد فرمائیے۔ اپنے حلقہ کی تمام طبی خبریں، اہم مطالبات اور اپنے قیمتی اور مفید مشوروں سے حامی الشفاء کو یاد کیجیے۔ اس کی خریداری کا حلقہ وسیع بنائیے۔

اپنا فرض ادا کیجئے

جن حضرات نے حامی الشفاء کا سالانہ خریداری مبلغ تین روپے اب تک ادا نہیں فرمایا ہے۔ وہ براہ کرم جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔

مہاتما گاندھی اور حکیم اجمل خاں اعظم کی تربیت یافتہ کانگریسی حکومت میں اطبّا کے لئے ایک لمحۂ فکریہ

(از مجیر المسالجات علامہ حکیم سید کلب عیسیٰ صاحب شاہ صدر مجلس مباحث علمیہ صدر یونانی طبی کانفرنس امروہہ ضلع مرادآباد)

شفاء الملک حضرت حکیم محمد ناصر الدین ظہیری تقریباً نصف صدی سے فنی جہاد فرما رہے ہیں آپ نے فن طب اور حاملین طب کے فروغ کیلئے جو بے غرضانہ اور خادمانہ خدمات انجام دی ہیں وہ طبی برادری کے ذہن و قلب پر نقش ہیں۔ موصوف ربع صدی سے میرے رفیق کار ہیں۔ اور ہر آڑے وقت میں طب و اطبّاء کی خدمات سرفروشانہ ولولوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔

صرف دیسی طب بلکہ ہم اور ہمارے پرانے ساتھی تقسیم ہند کے بعد سے ایک ایسے سنجیدہ صبر آزما دور سے گذر رہے ہیں کہ جسے درد انگیز سنجیدگی ہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یہ سنجیدگی وطنی یگانگت کے احساس گراں مایہ کے زیر سایہ پرورش پا رہی ہے۔ اور اس سنجیدگی نے ہماری قوتوں پر ہمارے عزائم پر اور ہماری جہد للبقا کے فطری تقاضوں پر پہرے لگا دئیے ہیں کہ ہم وہ سب کچھ ہی نہیں دیکھ رہے جو اجمل اعظم غیر ملکی حکومت کے دور میں دیکھ رہے تھے بلکہ اس سے شدید تر حالات قہر و غضب اور عداوت و بربریت ہمارے پیش نظر ہیں ہماری قوم کے وہ قائدین اور مجاہدین جنہوں نے غیر ملکی حکومت کے زمانے میں اجمل اعظم اور ان کے ساتھیوں سے دیسی طبوں کے لئے بلند بانگ دعاوی کئے تھے ان میں سے کچھ ہم سے بچھڑ چکے ہیں اور بیشتر ارباب سیاست ہنوز رونق محفل ہیں لیکن ان حضرات نے جس تن دہی اور جرأت رندانہ سے ہمارے وطن کے محل سے غیر ملکی جھنڈا اُتار اُتار پھینکا تھا اسی شدت عمل اور دیدہ دلیری کیساتھ آج ہمارے دلوں سے دیسی طب کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں۔ فرنگی سیاست نے ہمارے علوم ہماری تہذیب اور ہمارے فلسفۂ زندگی کو بدلنے کیلئے جو کچھ کیا وہ اسلئے حق بجانب تھا کہ انگریز اپنے علوم اپنی قوم اور اپنے مرز بوم کو فیض اس بر دیانت سیاست دو رخی کا فائدہ پہنچانا ہی ہمیں منظور تھا۔ لیکن آج کے آزاد ہندوستان میں ہماری اور ہمارے بزرگوں کی اس مقدس یادگار کو تباہ و برباد کرنا جنکی تقدیریں کہا سکتے اس ملک کی ۹۰ فیصدی آبادی کے قلب و روح پر حاوی ہے کہاں کی دانشوری اور وطن دوستی ہے جو طریقۂ علاج غیر مضر انداز میں قوت شفا بخشی رکھتا ہے۔ آج کے حالات میں اُس طریقۂ علاج کو ان سائنٹفک قرار دیدینا تو بہت آسان ہے لیکن جس جدید طریقۂ علاج کی وکالت و حمایت کیجا رہی ہے اُسکو غیر مضر ثابت کرنا بہت دشوار ہے ہماری طب اپنے دامن میں پانچ ہزار سالہ وسیع تجربات و مشاہدات رکھتی ہے جبکہ ایلوپیتھی کی دریافت شدہ ادویہ اور نظریات علاج کی عمر مشکل سے تین سو سالہ قرار دی جاسکتی ہے شبانہ روز کی زندگی میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ کل جس دوا کے ایجنٹ اپنے پروپیگنڈے سے اور اس نو دریافت دوا کی مصنوعی افادیت سے پبلک کو مرعوب و متاثر کر رہے تھے آج اسی دریافت شدہ دوا کی انسانی بدن پر تباہ کاریاں ظاہر ہونے لگی ہیں یہ سب کچھ اسلئے ہے کہ ان دواؤں کو ہر حالت میں ہر عمر میں اور مرض کے مختلف درجات میں بہت کم برتا جاتا ہے تاکہ بہت جلد بازار میں لاکر ان سے نفع حاصل کیا جائے۔ گذشتہ ربع صدی میں ہمارے سامنے کتنی بے خطا اور زود اثر دوائیں ایلوپیتھی کی طرف سے پیش کی گئیں اور دیکھتے دیکھتے ان کی مقبولیت ختم ہوگئی اس کا سبب صرف یہ ہے کہ کسی دوا کو صدیوں تک برتنے کے بعد ہی یہ طے کیا جاسکتا ہے کہ یہ دوا انسانی بدن میں کیا کیا انقلاب انگیز اعمال بجا لاتی ہے اور ان انقلابی اعمال کے نتیجے میں کیا کیا نئی صورتیں رونما ہوتی ہیں۔ عمل اور رد عمل کا احساس کرنا آسان کام نہیں ہے اسکے لئے صدیوں کی طوالت اور انسان کی کئی نسلوں کا وسیع اور نازک مطالعہ درکار ہے یہی سبب ہے کہ دمہ اور دیگر امراض کی بے خطا اور مؤثر دوائیں پیچش اور دوسری ناگوار علامات پیدا کردیتی ہیں جنکے جواز کا فتویٰ علمی و فنی ذہن ہرگز نہیں دے سکتا۔

مختصر یہ کہ ہمیں اس عجلت پسندانہ اور دوا فروشانہ ذہنیت کے خلاف بہت طویل جنگ لڑنی ہے اور اس مقابلہ کے لئے ایک حامی الشفا اور ایک ناصر الدین ہرگز کفالت نہیں کرسکتے ضرورت اسکی ہے کہ بہت سے حامی الشفا معرض وجود میں لائے جائیں اور بہت سے ناصر الدین پیدا

HAMI-USH-SHIFA
MEERUT.



جناب شفاء الملک حکیم ناصر الدین خیری یوم اجمل کے سالانہ اجتماع میں طب یونانی کی بقا و ترقی



مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں اعظم











[illegible]



[illegible]

HAMI-USH-SHIFA

MEERUT.

ہوں تب شاید ہم اور ہمارے اطباء و حضرات اس غیر ہمدردانہ انداز دوراں سے چھٹکارا حاصل کر کے حلقہ بگوش طب دیسی بن سکتے ہیں اور انسانیت کے ایک ایک نفس کی قیمت کا اندازہ کئے بغیر سستی اور فوری شفا بخشی ہمارے ملک اور دیگر صحتوں کے لئے بہت تباہ کن اور غیر مفید ثابت ہو رہی ہے جس سے نت نئی بیماریاں پیدا ہوتی جا رہی ہیں اور معالجہ کی گتھیاں پیچیدہ تر ہوتی جاتی ہیں۔

میں اس دور میں حکیم صاحب موصوف کی ذات اقدس کو طب اور اہلِ طب کے لئے مغتنمات سے تصور کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا ہمیں حکیم صاحب کا ہاتھ بٹانے کی توفیق عطا کرے اور انسانی دکھ درد کے دور کرنے کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آہ حکیم ڈاکٹر مولانا سید عبد العلی صاحب

مرحوم کو طبی یونانی اور ایلوپیتھی دونوں ہی میں ملکۂ کمال حاصل تھا۔ اور ہومیوپیتھک سائنس سے بھی گہری واقفیت رکھتے تھے۔ ایسی ہمہ صفت شخصیتیں دُنیا میں کبھی کبھی جنم لیتی ہیں۔ موصوف کی انہیں خصوصیات کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ اب ان کا ثانی مشکل سے ہی نظر آ سکے گا۔

ادارہ حامی الشفاء اور شفاء الملک حکیم ناصر الدین ظہیری صدر حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یو۔پی۔ اس حادثۂ عظیم پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے برادر خورد مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی اور آپکے خلف الرشید محمد صاحب اور جملہ پس ماندگان سے اپنی حقیقی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دُعا کرتے ہیں کہ خدا مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔　　(ادارہ)

روداد یونانی طبی کانفرنس قصبہ اسلام نگر

(ضلع بدایوں)

۱۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو اطباء اسلام نگر ضلع بدایوں کا ایک جلسہ عام زیر نگرانی جناب حکیم ڈاکٹر سید عبد الاحد زیدی صاحب منعقد ہوا۔ جناب زیدی صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت اور تنظیم واتحاد اطباء پر ایک فاضلانہ تقریر فرمائی۔ تائید میں جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب حکیم عبد الستار خاں صاحب۔ جناب حکیم حافظ نصیر الدین صاحب قادری وغیرہ نے بھی تقاریر فرمائیں۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران و ڈلیگیٹ بہ اتفاق رائے منتخب ہوئے۔

(۱) جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب صدر (۲) جناب مولوی عبد الستار خاں صاحب نائب صدر (۳) جناب حکیم حافظ نصیر الدین صاحب قادری سکریٹری (۴) جناب حکیم محمد یوسف خانصاحب و جناب حکیم ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب (ممبری) جوائنٹ سکریٹری (۶) جناب حکیم عظیم الدین عرف حکیم چھٹن صاحب پروپیگنڈہ سکریٹری (۷) جناب حکیم محمد اسحٰق خانصاحب خازن۔ جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل خانصاحب۔ جناب حکیم مولوی عبد الستار خانصاحب۔ جناب حکیم حافظ نصیر الدین خانصاحب قادری ڈیلی گیٹ منتخب ہوئے۔

جلسہ ہذا میں اطباء کے علاوہ دوسرے حضرات و بہی خواہان طب یونانی نے بڑی دلچسپی سے شرکت فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

روئیداد یونانی طبی کانفرنس ضلع بلند شہر

۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء ضلع بلند شہر کا ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب حکیم قاضی مسعود عالم صاحب قاضی شہر رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکندرآباد منعقد ہوا جس میں بہ اتفاق رائے عہدیداران ضلع یونانی طبی کانفرنس و ڈیلی گیٹ منتخب ہوئے۔

صدر۔ حکیم قاضی مسعود عالم صاحب۔ نائب صدر۔ حکیم گیان چند سبھروال نائب صدر۔ حکیم سید عبد الغنی صاحب خورجہ جنرل سکریٹری۔ حکیم سری رام صاحب سکریٹری۔ جناب حکیم سید ابو تراب حسین صاحب سکندرآباد۔ و جناب حکیم لکشمی لعل صاحب۔ جناب حکیم منور حسین صاحب اورنگ آبادی ممبران۔

حکیم قاضی مسعود عالم صاحب صدر یونانی طبی کانفرنس ضلع بلند شہر نے منعقدہ اطباء ضلع بلند شہر کو یونانی طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کیلئے نامزد فرمایا۔ جناب الحاج حکیم محمد صدیق صاحب بلند شہر۔ جناب حکیم گنگا شرن صاحب بلند شہر جناب حکیم اختر علی صاحب الہ دکھا گلاؤٹھی۔ جناب حکیم ایشور ناتھ صاحب خورجہ جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب جلال پور ضلع بلند شہر۔ جناب الحاج حکیم بندو خاں صاحب بلند شہر۔

اختتام جلسہ پر جناب الحاج حکیم بندو خانصاحب نے پر تکلف ٹی پارٹی دی۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

گزشتہ دنوں سکریٹری حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یوپی کے نام حکیم سید سلطان احمد نیازی (آگرہ) کا ایک مکتوب گرامی بڑی سج دھج کے ساتھ موصول ہوا۔ حالانکہ وہ ایک ذاتی خط تھا۔ لیکن اس خط میں ذکر کی گئیں باتیں حامی الشفاء اور عام طبی حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلئے سکریٹری صاحب موصوف نے حق بحق دار رسید کا فرض انجام دیتے ہوئے وہ مکتوب گرامی ہم تک پہنچا دیا۔

"اور اب روئے سخن بلا واسطہ ہے"

حکیم نیازی صاحب آگرہ نے واقعی بڑے خلوص کے ساتھ موجودہ طب دشمن حالات، اخبار عصر حاضر طبی رسائل و مسائل اور طبی جماعتوں پر بڑا سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ کچھ مفید تجاویز بھی اخبار کی طبع آزمائی کے لئے پیش فرمائی ہیں۔ واقعی حکیم صاحب کی یہ تجاویز بڑی قدر افزائی کی مستحق ہے! لیکن ایک بہت مشہور واقعہ ہے کہ "ایک بار ایک ایرانی مصور نے اپنا ایک شاہکار جو ہر فن کی آزمائش کے لئے عام گزرگاہ پر "نقائص تلاش کرو" کے عنوان کے ساتھ رکھا۔ اگلے دن وہ تصویر تمام قلمی موشگافیوں کی بدولت سیاہ ہو چکی تھی۔ دوسرے دن اسی مصور نے ایک نا تمام تصویر "اصلاح کرو" کے عنوان سے اسی گزرگاہ پہ رکھدی مگر پھر وہ تصویر ایک عرصہ تک اسی طرح رکھی رہی اور کسی ہیرو قلم نے اس پر طبع آزمائی کی جرأت نہ کی"

بالکل یہی معاملہ حکیم نیازی صاحب کا ہے۔

انہوں نے عیوب اور نقائص گنانے میں تو بلاشک وشبہ بڑی فن کارانہ مہارت کا ثبوت دیا ہے لیکن عملی طور پر اصلاح کا کوئی قدم اٹھانے کا کوئی عزم ظاہر نہیں فرمایا۔ موصوف نے حامی الشفاء اور اس جیسے دوسرے طبی رسائل کارنامہ وغیرہ کو اخباری شہرت، فنی کم مائیگی کا نمونہ بتایا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ موصوف اس تبصرہ میں اپنی بے حسی بے دلی اور فرض ناشناسی کا ذکر کرنا بھول گئے۔

"حکیم صاحب موصوف نے طب مغربی کے گھٹیا سے گھٹیا رسائل کو ایک شاہکار سمجھا۔ جبکہ حامی الشفاء کارنامہ انکے خیال میں جگ ہنسائی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ جس سے حکیم صاحب موصوف کو بڑی شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔" موصوف کو جہاں یہ نظر آتا ہے وہاں شاید یہ بات قصداً بھول جاتے ہیں کہ اس دور میں جہاں طب مغربی کے پاس اعلیٰ ذرائع۔ معقول سرمایہ اور حکومت کی سرپرستی کا امتیاز حاصل ہے وہاں طب یونانی کے پاس سوائے فنی اور علمی برتری کے غرور کے کچھ نہیں رہ گیا ہے۔ ممکن ہے حکیم صاحب نے اس طب یونانی کی بدولت بہت سا سرمایہ فراہم کر لیا ہو۔ لیکن اس سرمایہ کا فائدہ بھی بہرحال وہ خود اٹھا رہے ہوں گے۔ اسلئے کہ طب یونانی پر آئے ہوئے کسی مشکل وقت میں موصوف کہیں نظر نہیں آتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ موصوف کے بیان کردہ طبی رسائل ضخامت۔ علمی سرمایہ اور تزئین و آرائش کے لحاظ سے کم حیثیت ہیں۔ لیکن جن مسائل کو پیش نظر رکھ کر ان کا اجراء ہوا ہے۔ انکی ضروریات کو وہ کما حقہ پورا کرتے ہیں۔ رہی انکی کم حیثیتی اور نقائص کی بات تو ہم اسکے لئے حکیم نیازی صاحب کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

حکیم صاحب ذرا خود ہی ٹھنڈے دل سے یہ بات سوچیں اور بتائیں کہ کتنے طبی رسائل اور طبی مسائل میں انہوں نے مالی معاونت اور سرپرستی کا فرض انجام دیا ہے۔ اس دور میں جبکہ طب یونانی پر زمانہ کے ابتلا کی گھٹائیں منڈھلا رہی ہیں، طب یونانی کو ذریعہ تجارت یا ذریعہ سرمایہ اندوزی بنانا تو درکنار خود علم و فن کا تحفظ ہی ہو جائے تو بڑی بات ہے۔

موصوف نے لکھا ہے کہ "فن سے محبت ہے اور فن کی خدمت کا جذبہ ہے تو رسالہ کا معیار بلند کیجئے اور چندہ کم سے کم رکھئے" ہماری رائے ہے کہ موصوف ہی فنی محبت جذبۂ خدمت کا مظاہرہ فرمائیں۔ اور ایک خود اس طرح کے طبی رسائل کا اجراء فرما کر طب یونانی پر احسان کریں۔

یہاں تو صورت حال یہ ہے کہ چندہ زیادہ سے زیادہ ہو اور صفحات کم سے کم اور اس صورت میں بھی اگر حکیم نیازی صاحب جیسے ہی خواہان طب کی تعداد میں افزوں ترقی کرنے لگے تو چندے کی رقم سرورق کی زینت بنتی ہے۔ حامی الشفاء کارنامہ کی بات چھوڑئیے۔ دوسرے معیاری طبی رسائل کے ذمہ داران سے دریافت کیجئے کہ بہی خواہان طب میں حکیم نیازی صاحب زیادہ ہیں یا چندہ دہندگان اس دور میں، تو حرام خوری سے زیادہ حرام خواندگی عام ہوگئی ہے۔ ممکن ہے حکیم صاحب موصوف نے ان طبی رسائل کو بھی مطالعہ

(باقی صفحہ ۔)

اطباء یو۔پی کیلئے مسرت انگیز اعلان

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے مشن اور طبی مشترکہ محاذ کی شاندار فتح

ہزایکسیلنسی صاحب گورنر بہادر یو۔پی کی جانب سے دیسی معالجین کے لئے جدید ادویات پر لگائی گئی پابندی ختم۔

حامی الشفاء میرٹھ کی آخری کاپی پریس جاچکی تھی کہ اطلاع ملی کہ ہزایکسیلنسی صاحب گورنر بہادر یو۔پی نے بڑے ہمدردانہ غور وخوض کے بعد دیسی معالجین پر جدید ادویات کے استعمال پر لگائی پابندی کو ختم کر دیا ہے۔ اس سرکلر کے بعد اطباء اور وید صاحبان وہ تمام ادویات جو ڈرگز رولز کے شیڈول ایچ اور ڈبل ایل میں شامل ہیں استعمال کر سکیں گے۔ ہمارا یہ مطالبہ جو یوم اجمل کے جلسہ عام منعقدہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ بصورت ایکشن کمیٹی کیا گیا تھا یہ اس کی ایک شاندار کامیابی اور فتح ہے۔ اس کامیابی میں جناب شفاء الملک حکیم احمد عثمانی صاحب پریزیڈنٹ سینٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن دہلی و وائس پریزیڈنٹ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی و ڈائرکٹر سپریم کونسل یونانی میڈیکل کالج الہ آباد اور جناب حکیم ناظر حسن نسیم صاحب ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی سہارنپور۔ جناب شری لکشمی نراین مصر صاحب آیوروید اچاریہ ممبر فیکلٹی بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی پرنسپل میرٹھ آیورویدک کالج میرٹھ و جناب مولوی حکیم ضیاء علی صاحب صدیقی تحصیلی صدر یونانی طبی کانفرنس ضلع میرٹھ وغیرہ شامل تھے۔ اور اس ایکشن کمیٹی کے کنوینر جناب شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری خصوصیت سے قابل تہنیت ہیں۔ تفصیلات آئندہ پیش کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں ایک بات ضرور قابل اظہار ہے کہ یہ حضرت مسیح الملک اول حکیم محمد اجمل خاں کے خصوصی اتحاد باہمی کا نتیجہ ہے۔ اگر حضرات ضرور کے اطباء اس اتحاد کو پیش نظر رکھیں تو فنی سلسلے کا کوئی مشکل سے مشکل مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ مشترکہ محاذ کی یہ ایک شاندار کامیابی ہے۔ طب یونانی زندہ باد۔ اتحاد باہمی زندہ باد۔ حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یو۔پی زندہ باد۔

آل کشمیر طبی کانفرنس کا ضروری اور جائز مطالبہ

حکومت جموں و کشمیر کی فوری توجہ کا مستحق

حال ہی میں آل کشمیر طبی کانفرنس نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حکومت کشمیر سے مطالبہ کیا ہے کہ مجوزہ طبیہ کالج کا پرنسپل کسی قابل اور مستند طبیب ہی کو بنایا جائے۔ طبیہ کالج کے اس اہم عہدہ کے لئے طبیب ہونے کی شرط لازمی ہونی چاہئے۔ کسی وید کا پرنسپل ہونا طبیہ کالج جیسے ادارہ کے لئے ہرگز موزوں اور مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس خبر نے تمام اطباء کو اس طرف متوجہ کر دیا ہے کہ اگر طبیہ کالج میں طبیب کا تقرر نہ کیا گیا تو یہ طب اور اطباء دونوں کے ساتھ نازیبا سلوک ہوگا۔

حال ہی میں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ملک کے نامور طبی رہنما اور طبیہ کالجوں کا بہت بیش بہا تجربہ رکھنے والے بزرگ جناب شفاء الملک حکیم عبد اللطیف صاحب فلسفی پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اس وقت ایک نئے کالج کے لئے جناب حکیم فلسفی صاحب سے بہتر اور موزوں انتخاب اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ ہماری اس تجویز پر حکومت کشمیر ہمدردانہ غور کرکے اطباء کے اس جائز اور معقول مطالبہ کو از راہ ہمدردی فن ضرور منظور کرے گی۔ اور تمام اطباء کو شکریہ کا موقعہ دے گی۔

باقی ص (۶)

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

(بقیہ صفحہ ۴)

نمونہ مثلاً کہیں سے مانگ کر پڑھا ہو۔

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام والا نسخہ بھی موصوف نے خوب تجویز فرمایا۔ ایک معیاری والا اشاعت جیسے میزان الطب وغیرہ کو چھپے لیکر شرح اسباب تک چھپے۔ تجدید فن کے اصول پر اشاعت ہو۔ حذف اضافہ۔ ترمیم و تنسیخ بہت ضروری ہے۔ قابل اور ہونہار اطباء کی تصانیف شائع کی جائیں۔ نسخہ واقعی معقول ہے۔ ہم اس سلسلے میں مترجم کی شستہ مستحسنہ خدمت کو تیار ہیں۔

۴ والے درسے سائل کا حل حکیم نیازی صاحب فرمائیں یعنی روپیہ بھی لگائیں اور منافع، فیصدی منافع بھی اٹھائیں۔

یونانی طبی کانفرنس قصبہ نرولی ضلع مرادآباد کا انتخابی جلسہ

۱۶ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کو اطباء نرولی کا ایک انتخابی جلسہ زیر صدارت جناب حکیم مولچند صاحب اگروال منعقد ہوا۔ حاضرین میں جملہ اطباء نرولی موجود تھے۔ حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ حکیم مولوی عبدالسلام صاحب عثمانی

سکریٹری۔ حکیم مولوی محمد عثمان صاحب سنبھلی

خزانچی۔ حکیم عبدالحکیم صاحب

صدر و سیکریٹری نمائندہ کی حیثیت سے منتخب ہوئے۔ ممبران کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حکیم محمد اسلم صاحب عرف حکیم اچھن میاں (۲) حکیم ضیاء علی صاحب (۳) حکیم خلیل احمد صاحب (۴) حکیم بنواری لال صاحب (۵) حکیم فیاض حسین صاحب۔

یہ ملحوظ رہے کہ حکیم صدیق احمد صاحب نامی سہسوانی اور حکیم مولچند صاحب اگروالی قصبہ نرولی تشریف لائے اور انہیں دونوں صاحبان کی نگرانی میں انتخابات عمل میں آئے۔

تبصرہ

مجربات فخرالاطباء

مرتبہ: حکیم محمد جلال الدین صاحب مرحوم

شائع کردہ: دارالاشاعت علوم اسلامیہ

مقام۔ حسین آگاہی۔ ملتان شہر (پاکستان)

سائز ۲۶×۳۰/۸ ضخامت ۱۲۰ صفحات

قیمت۔ دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

زیر نظر کتاب یونانی طب کے مشہور حکیم فقیر محمد چشتی نظامی امرتسری کے مجربات اور ضروری نسخہ جات سے بھرپور ہے۔ اس میں مجربات فخرالاطباء خاص طور پر مندرج ہیں۔ مع اقوال فخرالاطباء بھی۔ ہر مرض کے لیے امراض خون و جلد کے مجرب نسخہ جات بھی دیے گئے ہیں۔ اور بخاروں (حمیات) اور بچوں کی بیماریوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب عاملین طب یونانی کے لئے ایک سنہرا راز ثابت ہوگی۔ اور یونانی طب کے ابتدائی معالجین کو کامیابی سے ہمکنار کرے گی۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹر، پبلشر، پروپرائٹر، پرنٹر حکیم شاہ حسین ظہیر۔ مطبوعہ نامی پریس میرٹھ۔ مقام اشاعت حکیم شاہ نصیر الدین روڈ۔ باب الشفا میرٹھ